

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو چھ

فیصلے کی نقاب کشائی: 9/11 سے اتوار کے قانون تک - پیش گوئی پر مبنی ایک تجزیہ

Jeff Pippenger

2024-02-29

زندوں کی تحقیقی عدالت 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوئی، اور تنفیذی عدالت جلد آنے والے اتوار کے قانون کے نفاذ پر شروع ہوگی۔ عدالت کے یہ دونوں ادوار اُس قاصد کے کام کی نمائندگی کرتے ہیں جو عہد کے تیسرے قاصد اور تیسرے ایلیاہ کے لیے راہ تیار کرتا ہے، جو اُس ایلیاہی قاصد کی تکمیل ہے جو ملراٹ تاریخ میں شروع ہوا تھا۔

عہد کے قاصد کی تکمیل مسیح میں یہ ہوئی کہ اُس نے دو بار ظاہری زمینی ہیکل کو پاک کیا، جو اُس کے بدن اور اُس کی روحانی ہیکل کی علامت تھی۔ اُس کی ظاہری زمینی ہیکل کی ابتدا بیابان کے خیمہ اجتماع سے ہوئی، پھر سلیمان کی ہیکل، پھر وہ ہیکل جو بابل میں ستر برس کی اسیری کے بعد دوبارہ تعمیر کی گئی، اور پھر وہی ہیکل جس کی چھیالیس برس پر مشتمل تزئین و آرائش پیروڈیس نے کروائی تھی۔

خدا کی جسمانی حضوری نے خیمہ اجتماع اور سلیمان کے ہیکل کو برکت دی، مگر اسیری کے بعد جو ہیکل دوبارہ تعمیر ہوا تھا اسے نہیں؛ لیکن اسی ہیکل کی جب مرمت و توسیع کی گئی تو اسے مسیح کی جسمانی حضوری سے برکت ملی۔ پیروڈیس کے مرمت و توسیع شدہ ہیکل کی تاریخ میں، مسیح نے ملاکی باب تین کی تکمیل میں دو بار ہیکل کو پاک کیا۔ پہلی بار مسیح نے ہیکل کو اپنے باپ کا گھر قرار دیا، لیکن آخری بار ہیکل کی تطہیر کے وقت مسیح نے اسے یہودیوں کا گھر کہا۔

میلراٹس کی تاریخ میں مسیح نے 1798 سے 1844 تک چھیالیس برس میں ایک روحانی ہیکل قائم کی۔ 22 اکتوبر 1844 کو، ملاکی باب تین کی تکمیل میں، وہ اچانک اپنی ہیکل میں آیا، یوں نادان کنواریوں کی چھانٹی ہو گئی۔ پھر وہ تیسرے فرشتے کی حیثیت سے آیا تاکہ دوسری اور آخری تطہیر کو پورا کرے، مگر جس طرح قدیم اسرائیل کے آغاز میں تھا، اسی طرح جدید اسرائیل میں بھی وہ ایمان موجود نہ تھا جو اس کام کی تکمیل کے لیے ضروری تھا۔

11 ستمبر 2001 کو مسیح واپس آئے تاکہ ہیکل کی دوسری تطہیر کو انجام دیں، جو اُس وقت پوری ہوتی ہے جب نادان کنواریاں عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کے موقع پر چھانٹی جاتی ہیں، جب وہ اس حقیقت پر بیدار ہوتی ہیں کہ وہ اُس علم کے بڑھنے کو نہیں سمجھتی جس کی مہر 1989 میں کھولی گئی تھی۔ وہ علم کا بڑھنا پچھلی بارش کے پیغام کی نمائندگی کرتا ہے، جو جب اسے دس کنواریوں کی تمثیل کے سیاق میں رکھا جائے، آدھی رات کی للکار کا پیغام ہے۔ دانی ایل باب گیارہ کی آخری چھ آیات کا پیغام، جس کی مہر وقت آخر میں 1989 میں کھولی گئی تھی، انہی آیات کی چوالیسویں آیت میں "مشرق اور شمال کی خبریں" کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

آخری بارش کا پیغام نادائے نصف شب کا پیغام ہے اور یہ مشرق اور شمال کا پیغام ہے۔ مشرق اور شمال بالترتیب اسلام اور پاپائیت کی نمائندگی کرتے ہیں، اور بطور پیغام وہ اس پیغام کی نمائندگی کرتے ہیں جس کی جعل سازی لاوڈیکائی ایڈونٹسٹ ازم کی طرف سے 11 ستمبر 2001 اور جلد آنے والے اتوار کے قانون کے درمیان کی جاتی ہے۔ 11 ستمبر 2001 اسلام (مشرق) کی نمائندگی کرتا ہے، اور اتوار کا قانون حیوان کے نشان (شمال) کی نمائندگی کرتا ہے۔

لاویدیائی ایڈونٹ ازم کا بستر مرگ ان دو سنگِ میل کے بیچ دکھایا گیا ہے، جیسے نافرمان نبی کی موت گدھے اور شیر کے درمیان ہوئی تھی۔ حیوان کا نشان قبول کرنے والوں کے لیے بسترِ مرگ کی نمائندگی "مشرق اور شمال سے آنے والی خبریں" کرتی ہیں جو پاپائی طاقت کو برانگختہ کرتی ہیں اور خدا کے لوگوں پر آخری ایذارسانی کا آغاز کرتی ہیں۔ وہ پیغام امریکہ میں عنقریب نافذ ہونے والے اتوار کے قانون سے شروع ہوتا ہے، اور وہی جگہ اور وقت ہے جب تیسری "وائے" سے منسوب اسلام اچانک حملہ کرتا ہے۔ وہ غیر متوقع حملہ قومی تباہی کا باعث بنتا ہے اور قوموں کو غضبناک کرتا ہے، یوں اڑدبا، حیوان اور جھوٹے نبی کے سہ گانہ اتحاد کی سرپرستی میں اسلام کے خلاف تمام قوموں کو یکجا کرنے کے لیے معاشی اور سیاسی محرک فراہم کرتا ہے۔

تیسرے ایلیاہ کی نمائندہ تاریخ میں، وہ پیغام جو تیسری بلا کی نشان دہی کرتا ہے، اڑدبا، حیوان اور جھوٹے نبی کو یہ آگاہ کرتا ہے کہ اسلام وہ آلہ ہے جس سے خدا اپنی عدالت نافذ کرتا ہے تاکہ پاپائی اقتدار کی علامت کی پرستش کے سبب انسانوں کو سزا دے۔ جس طرح تین روم، تین بابل، تین ایلیاہ اور وہ تین پیغامبر جو راہ ہموار کرتے ہیں، اسی طرح تیسری بلا تین بلاؤں کے تہرے اطلاق سے قائم ہوتی ہے۔

اور میں نے دیکھا، اور ایک فرشتہ کو آسمان کے بیچوں بیچ اُڑتے ہوئے سنا، جو بلند آواز سے کہہ رہا تھا: افسوس، افسوس، افسوس زمین کے باشندوں پر، ان تین فرشتوں کے نرسنگوں کی باقی آوازوں کے سبب سے، جن کا پھونکا جانا ابھی باقی ہے! مکاشفہ 8:13۔

سسٹر وائٹ نے اسمتھ کی کتاب "دانی ایل اور مکاشفہ" کی بھرپور تائید کی اور یہ بات واضح کی کہ ہر سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ کے پاس یہ کتاب ہونی چاہیے۔ اگرچہ انہوں نے اسے اتنے براہ راست الفاظ میں نہیں کہا جتنا میں نے ابھی لکھا ہے، مگر یہ حقیقت ان کی تائید میں موجود ہے۔

خداوند کارکنان کو پکارتا ہے کہ وہ کتابی تبلیغ کے میدان میں داخل ہوں تاکہ وہ کتابیں جو موجودہ سچائی کی روشنی لیے ہوئے ہیں پھیلانی جائیں۔ دنیا کے لوگوں کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ زمانے کی نشانیاں پوری ہو رہی ہیں۔ ان تک وہ کتابیں پہنچاؤ جو انہیں بصیرت بخشیں۔ دانیال اور مکاشفہ، عظیم کشمکش، آباء و انبیاء، اور ازمہ کی آرزو اب دنیا تک پہنچنی چاہیے۔ دانیال اور مکاشفہ میں موجود عظیم تعلیم کو آسٹریلیا کے بہت سے لوگوں نے شوق سے پڑھا ہے۔ یہ کتاب بہت سے قیمتی نفوس کو حق کی پہچان تک لانے کا ذریعہ بنی ہے۔ Thoughts on Daniel and the Revelation کی اشاعت کے لیے جو کچھ کیا جا سکتا ہے وہ کیا جانا چاہیے۔ میں اس کتاب کی جگہ لینے والی کوئی دوسری کتاب نہیں جانتا۔ یہ خدا کا دستِ اعانت ہے۔

جو لوگ عرصہ دراز سے سچائی میں ہیں، وہ سوئے ہوئے ہیں۔ انہیں روح القدس کے وسیلے سے مقدس کیے جانے کی ضرورت ہے۔ تیسرے فرشتے کے پیغام کا بلند آواز سے اعلان کیا جانا چاہیے۔ ہمارے سامنے نہایت سنگین مسائل ہیں۔ ہمارے پاس ضائع کرنے کے لیے وقت نہیں ہے۔ خدا نہ کرے کہ ہم معمولی معاملات کو اُس روشنی پر گہن لگانے دیں جو دنیا کو دی جانی چاہیے۔ مخطوطات کی اشاعتیں، جلد 21، صفحہ 444۔

وہ کتاب—جسے اُن لوگوں نے بھی رد کر دیا تھا جنہوں نے کتابِ دانی ایل میں "daily" "daily" کے بارے میں ملیرائٹ نظریہ رد کیا تھا—"خدا کا مددگار ہاتھ" کہی گئی تھی۔ اگر خدا کے لوگوں کو پچھلے حوالہ میں مذکور کتابوں کو عام کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کے لوگوں کو خود اس کتاب کے مالک ہونا ہوگا۔ وہ کتاب اُن لوگوں کے حملوں کا مرکز بنی جو کتابِ دانی ایل میں "daily" "daily" کے "نئے" نظریے کو فروغ دے رہے تھے، کیونکہ وہ اسی کتاب کو دوبارہ لکھنا چاہتے تھے اور "daily" "daily" کے درست نظریے کو خارج کر دینا چاہتے تھے۔

جب سسٹر وائٹ نے کتابِ دانی ایل میں "daily" "daily" سے متعلق بغاوت کے دو بنیادی رہنماؤں کا ذکر کیا، تو وہ اکثر نشاندہی کرتی تھیں کہ ان (Daniells اور Prescott) میں "سبب سے نتیجہ تک استدلال

کرنے" کی صلاحیت نہیں تھی۔ لاؤڈیقیائی ایڈونٹسٹ تاریخی نظرثانی کرنے والوں میں بھی بظاہر یہی مسئلہ ہے۔

وہ سرکردہ افراد، جنہوں نے 1888 سے آگے بغاوت کی تاریخ کے دوران اپنے ذاتی تجربے میں کسی نہ کسی مرحلے پر "daily" daily کی جھوٹی تعلیم قبول کی تھی۔ ان کی بغاوت "اثر" تھی، اور "daily" daily کی غلط سمجھ "سبب" تھی۔ لودیکیائی ایڈونٹسٹ نظرثانی کرنے والے نادانوں کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ ایڈونٹسٹ تاریخ کے وہی تاریخی باغی دراصل بغاوت میں نہ تھے، حالانکہ ان کی نظرثانی شدہ گواہی کی تائید کبھی بائبل اور روح نبوت کی گواہی سے نہیں ہوتی۔ چونکہ وہ "اثر" کو بغاوت نہیں سمجھتے، اس لیے وہ "سبب" کی تلاش کے امکان کو بند کر دیتے ہیں۔

جس طرح پرندہ بھٹکتا ہے، اور جس طرح ابابیل اڑتی ہے، اسی طرح بے سبب لعنت نہیں آئے گی۔
امثال 22:6

خدا کے لوگوں کو چاہیے کہ وہ بغاوت کو پہچانیں، اور جب وہ ایسا کریں تو اس کے سبب کی تلاش کریں۔ پھر وہ اس سبب کا ازالہ کریں۔ ذیل کے اقتباس میں بہن وائٹ عخان کے واقعے پر تبصرہ کر رہی ہیں۔

مجھے دکھایا گیا ہے کہ یہاں خدا یہ واضح کرتا ہے کہ وہ گناہ کو ان لوگوں میں کیسے دیکھتا ہے جو اپنے آپ کو اس کے احکام پر عمل کرنے والے کہتے ہیں۔ جنہیں اس نے اپنی قدرت کے غیر معمولی مظاہروں کے مشاہدے کا خاص اعزاز بخشا ہے، جیسا کہ قدیم اسرائیل کو، اور جو پھر بھی اس کی صریح ہدایات کو نظر انداز کرنے کی جسارت کریں گے، وہ اس کے غضب کا نشانہ بنیں گے۔ وہ اپنی قوم کو یہ سکھانا چاہتا ہے کہ نافرمانی اور گناہ اس کے نزدیک نہایت ناگوار ہیں اور انہیں ہلکا نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ وہ ہمیں دکھاتا ہے کہ جب اس کی قوم گناہ میں پائی جائے تو انہیں فوراً پختہ اقدامات کرنے چاہیے تاکہ اس گناہ کو اپنے درمیان سے دور کریں، تاکہ اس کی ناراضی ان سب پر نہ ٹھہرے۔ لیکن اگر قوم کے گناہوں کو ذمہ دار عہدوں پر فائز لوگ نظر انداز کر دیں، تو اس کی ناراضی ان پر ہوگی، اور خدا کی قوم بحیثیت مجموعی ان گناہوں کی ذمہ دار ٹھہرائی جائے گی۔ اپنی قوم کے ساتھ ماضی کے برتاؤ میں خداوند یہ ظاہر کرتا ہے کہ کلیسیا کو برائیوں سے پاک کرنا کتنا ضروری ہے۔ ایک گنہگار ایسا اندھیرا پھیلا سکتا ہے جو تمام جماعت سے خدا کا نور روک دے۔ جب لوگ محسوس کریں کہ اندھیرا ان پر چھا رہا ہے اور وہ سبب نہ جانتے ہوں، تو انہیں بڑی عاجزی اور خاکساری کے ساتھ اخلاص سے خدا کو تلاش کرنا چاہیے، یہاں تک کہ وہ برائیاں جو اس کی روح کو رنجیدہ کرتی ہیں تلاش کر کے دور کر دی جائیں۔

ہمارے خلاف جو بدگمانی اس لیے پیدا ہوئی ہے کہ ہم نے ان برائیوں پر ملامت کی ہے جن کے وجود کو خدا نے مجھے دکھایا تھا، اور سختی اور شدت کی جو صدائیں بلند ہوئی ہیں، وہ ناجائز ہیں۔ خدا ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم بولیں، اور ہم خاموش نہ رہیں گے۔ اگر اس کی قوم میں برائیاں نمایاں ہوں، اور خدا کے خادم ان سے بے اعتنائی برتتے ہوئے گزر جائیں، تو وہ عملاً گناہگار کو سہارا دیتے اور اسے جائز ٹھہراتے ہیں، اور خود بھی یکساں مجرم ہیں اور اسی طرح یقینی طور پر خدا کی ناراضگی پائیں گے؛ کیونکہ انہیں گناہگار کے گناہوں کے لیے جواب دہ ٹھہرایا جائے گا۔ رؤیا میں مجھے بہت سے ایسے واقعات کی طرف نشاندہی کی گئی ہے جہاں ان کے درمیان موجود برائیوں اور گناہوں سے نمٹنے میں اس کے خادموں کی غفلت کے باعث خدا کی ناراضگی مول لی گئی ہے۔ جنہوں نے ان برائیوں کے لیے عذر پیش کیا ہے، لوگوں نے انہیں بہت خوش اخلاق اور محبوب مزاج سمجھا ہے، صرف اس لیے کہ انہوں نے ایک صاف واضح صحیفائی فرض کی ادائیگی سے گریز کیا۔ یہ کام ان کے جذبات کے موافق نہ تھا؛ اس لیے انہوں نے اسے ٹال دیا۔ گواہیاں، جلد 3، 265۔

ایڈونٹزم میں بغاوت کرنے والے رہنماؤں کی تاریخیں اس حقیقت کی گواہی دیتی ہیں کہ ان کی بغاوت میں تقریباً ہمیشہ نظر آنے والے مراحل میں سے ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنے ذاتی تجربے کے کسی مرحلے

پر 'دی ڈیلی' کے بارے میں غلط نظریہ قبول کر لیتے ہیں۔ اس کے باوجود، سمتھ کی کتاب، اگرچہ الہامی نہیں ہے اور اس میں کچھ عقیدتی مسائل بھی پائے جاتے ہیں، پھر بھی مکاشفہ کے آٹھویں اور نویں ابواب کے بارے میں بانیوں کی فہم کا ایک عمدہ جائزہ فراہم کرتی ہے، جہاں پہلے چھ نرسنگوں کی نبوتی تاریخ پیش کی گئی ہے۔ جب ہم تین مصیبتوں کی سہ گانہ تطبیق پر غور شروع کریں گے تو ہم سمتھ کی کتاب 'دانی ایل اور مکاشفہ' میں اس کی تفسیر کا حوالہ دیں گے۔

سسٹر وائٹ ہمیں بتاتی ہیں کہ ولیم ملر کو کتاب مکاشفہ پر بڑی روشنی دی گئی تھی، لیکن باب تیرہ اور باب سولہ سے اٹھارہ تک کے بارے میں اس کی سمجھ درست نہ تھی، کیونکہ وہ تاریخ کے ایسے نقطہ نظر پر تھا کہ وہ یہ نہ دیکھ سکا کہ ویران کرنے والی قوتیں دو نہیں بلکہ تین ہیں۔ اس کی بڑی روشنی مکاشفہ کے باب دو سے باب نو تک پر تھی۔

"واعظین اور لوگ کتاب مکاشفہ کو پراسرار اور مقدس صحائف کے دیگر حصوں کی نسبت کم اہم سمجھتے آئے ہیں۔ لیکن میں نے دیکھا کہ یہ کتاب درحقیقت ایک مکاشفہ ہے جو خاص طور پر ان کے فائدے کے لیے دیا گیا ہے جو آخری ایام میں زندہ ہوں گے، تاکہ انہیں اپنی حقیقی حیثیت اور اپنی ذمہ داری معلوم کرنے میں رہنمائی ملے۔ خدا نے ولیم ملر کے ذہن کو نبوتوں کی طرف متوجہ کیا اور اسے کتاب مکاشفہ کے بارے میں بڑی روشنی عطا کی۔" ابتدائی تحریریں، 231۔

ملرنے کلیساؤں، مہروں، نرسنگوں اور پیالوں کے بارے میں اپنی سمجھ درج ذیل طور پر پیش کی۔

ایشیا کی سات کلیسیائیں مسیح کی کلیسیا کی تاریخ ہیں، اس کی سات صورتوں میں، اس کے تمام پیچ و خم میں، اس کی ہر خوشحالی اور مصیبت میں، رسولوں کے دنوں سے لے کر دنیا کے انجام تک۔ سات مہریں اس بات کی تاریخ ہیں کہ زمین کی طاقتیں اور بادشاہ کلیسیا کے ساتھ کیا کچھ کرتے رہے، اور اسی زمانے میں خدا نے اپنی قوم کی کیسے حفاظت کی۔ سات نرسنگے سات خاص اور سخت عدالتوں کی تاریخ ہیں جو زمین، یا رومی سلطنت، پر نازل کی گئیں۔ اور سات پیالے پاپائی روم پر نازل کی جانے والی آخری سات آفتیں ہیں۔ ان کے ساتھ بہت سے دوسرے واقعات بھی ملے ہوئے ہیں، جو معاون ندیوں کی طرح آ کر اس میں بے گئے ہیں، اور نبوت کے عظیم دریا کو بہرتے جاتے ہیں، یہاں تک کہ پورا سلسلہ ابدیت کے سمندر میں جا کر ختم ہوتا ہے۔

"یہ، میرے نزدیک، کتاب مکاشفہ میں یوحنا کی نبوت کا نقشہ ہے۔ اور جو شخص اس کتاب کو سمجھنا چاہتا ہے، اسے کلام خدا کے دوسرے حصوں کا گہرا علم ہونا چاہیے۔ اس نبوت میں استعمال ہونے والی علامات اور استعارات کی تشریح سب کی سب اسی میں نہیں کی گئی، بلکہ انہیں دوسرے انبیاء میں تلاش کرنا ہوگا، اور ان کی توضیح کتاب مقدس کے دوسرے مقامات میں ملتی ہے۔ لہذا یہ ظاہر ہے کہ خدا نے ایسا انتظام کیا ہے کہ حتیٰ کہ کسی ایک حصے کی صاف اور واضح معرفت حاصل کرنے کے لیے بھی پورے کلام کا مطالعہ کیا جائے۔" ولیم ملر، ملر کے لیکچرز، جلد 2، لیکچر 12، 178۔

جس طرح تیسرا قاصد، جو عہد کے قاصد کے لیے راہ تیار کرتا ہے، کلیسیا کی عدالت کی داخلی تاریخ کی نمائندگی کرتا ہے، اور اس کے برعکس تیسرا ایلیاہ جدید بابل کی عدالت میں ایک بیرونی تاریخ کی نمائندگی کرتا ہے، اسی طرح کلیسیاؤں اور مہروں کے بارے میں پیش روؤں کی سمجھ نے اسی داخلی و بیرونی گواہی کی نشاندہی کی تھی۔

مہروں کی طرف ہماری توجہ مکاشفہ کے چوتھے، پانچویں اور چھٹے ابواب میں مبذول کرائی گئی ہے۔ ان مہروں کے تحت پیش کیے گئے مناظر مکاشفہ باب 6 اور مکاشفہ باب 8 کی پہلی آیت میں سامنے آتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ ان واقعات کا احاطہ کرتے ہیں جن کا کلیسیا سے تعلق ہے، اس دور کے آغاز سے لے کر مسیح کی آمد تک۔

جبکہ سات کلیسائیں کلیسا کی داخلی تاریخ پیش کرتی ہیں، سات مہرین اس کی بیرونی تاریخ کے عظیم واقعات کو سامنے لاتی ہیں۔ یورپاہ سمتھ، دی بائبلکل انسٹی ٹیوٹ، 253۔

یورپاہ سمتھ کلیساؤں کے داخلی اور خارجی تعلقات کے بارے میں فہم میلرائٹ کی نشاندہی کر رہے تھے، اور جیمز وائٹ متوازی تاریخوں کے تناظر میں اسی طرح کا جائزہ پیش کرتے ہیں۔

ہم نے اب کلیساؤں، مہروں اور حیوانات، یا زندہ مخلوقات، کو اس حد تک دیکھا ہے کہ جہاں تک وہ ایک ہی زمانی ادوار پر محیط ہونے کے لحاظ سے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ مہروں کی تعداد سات ہے، جبکہ حیوانات کی تعداد صرف چار ہے۔ اور یہاں اس امر پر توجہ دینا مناسب ہوگا کہ جب پہلی، دوسری، تیسری اور چوتھی مہر کھولی جاتی ہے تو پہلا، دوسرا، تیسرا اور چوتھا حیوان یہ کہتے ہوئے سنائی دیتا ہے: "اُو اور دیکھو"؛ لیکن جب پانچویں، چھٹی اور ساتویں مہر کھولی جاتی ہیں، ایسی کوئی آواز سنائی نہیں دیتی۔ نہ ہی آخری تین کلیسائیں اور آخری تین مہرین اسی طرح ایک ہی زمانی ادوار پر منطبق ہوتی ہیں جیسے پہلی چار کلیسائیں اور پہلی چار مہرین ہوتی ہیں۔ تاہم، جیسا کہ ہم نے دکھایا ہے، کلیسائیں، مہرین اور حیوانات تقریباً اٹھارہ سو برس تک ایک ہی زمانی ادوار پر منطبق رہتے ہیں، یہاں تک کہ ہم موجودہ زمانے سے محض آدھی صدی سے کچھ زیادہ کے فاصلے تک پہنچ جاتے ہیں۔ جیمز وائٹ، ریویو اینڈ ہیرلڈ، 12 فروری 1857ء۔

ہم نے ابھی میلرائٹ تاریخ کے تین اہم ابتدائی پیش روؤں کا حوالہ دیا ہے۔ تینوں 'daily' 'daily' کے صحیح نظریے پر قائم تھے، اور وہ سب کلیساؤں، مہروں اور نرسنگوں کے اجمالی جائزے کے بھی قائل تھے، اسی سچائی کے ڈھانچے کے اندر جسے سمجھنے اور پیش کرنے کی ملر کو رہنمائی دی گئی تھی۔

"جب ایسے لوگ آئیں جو خدا کے پاک روح کے وسیلے سے قائم کی ہوئی بنیاد میں سے ایک میخ یا ستون بھی ہلانا چاہیں، تو ہمارے کام میں پیش رو بزرگ مرد صاف صاف بولیں، اور جو وفات پا چکے ہیں وہ بھی ہمارے جرائد میں ان کے مضامین کی دوبارہ اشاعت کے ذریعے بولیں۔ الہی نور کی وہ کرنیں سمیٹ لو جو خدا نے عطا کی ہیں، جیسے جیسے اُس نے اپنے لوگوں کو راہ حق میں قدم بہ قدم رہنمائی دی ہے۔ یہ سچائی زمانے اور آزمائش کی کسوٹی پر پوری اترے گی۔" Manuscript. Release, 760, 10

11 ستمبر 2001 کو مکاشفہ باب اٹھارہ کا قدرتمند فرشتہ نازل ہوا اور اُن لوگوں کی راہنمائی کا کام شروع کیا جو اُس روٹی کو قبول کریں اور کھائیں جو ابھی ابھی آسمان سے اُتری تھی، تاکہ انہیں یرمیاہ باب چھ کے "پرانے راستوں" کی طرف واپس لے جائے۔ الفا اور اومیگا کو ایسے لوگوں کی ضرورت تھی جو ایک لاکھ چوالیس ہزار میں شامل ہونے کی جدوجہد کرنے پر آمادہ ہوں، تاکہ وہ یہ دیکھیں کہ 11 اگست 1840 کو اُسے آسمان سے نیچے لانے والی بات محض وقت کی کسی نبوت کی تکمیل نہ تھی بلکہ دوسری آفت سے متعلق وقت کی نبوت کی تکمیل تھی۔ اُسے اپنی قوم کی ضرورت تھی کہ وہ تاریخ کے اُن پرانے راستوں کو پھر سے دریافت کریں جہاں اُس نے 1798 سے 1844 تک کے چھالیس برسوں میں ملرائٹس کا ہیکل قائم کیا تھا۔

وہ تاریخ کچرے، جعلی سکوں اور جواہرات سے ڈھکی ہوئی تھی۔ وہ تاریخ ایک جھوٹے بنیادی پیغام سے دھندلا دی گئی تھی جو ریت پر تعمیر کیا گیا تھا، ازلوں کی چٹان پر نہیں۔ یہ ملیرائٹس کی تاریخ میں تھا—وہ تاریخ جہاں، جیسا کہ پطرس بیان کرتا ہے، ملیرائٹس، "جو پہلے ایک قوم نہ تھے، لیکن پھر "خدا کی قوم" بن گئے، جنہیں "ایک روحانی گھر، ایک مقدس کہانت" کے طور پر اٹھایا اور تعمیر کیا گیا تھا۔ یہوداہ کے قبیلہ کا شیر 11 ستمبر 2001 کو نازل ہوا، اور اپنے آخری ایام کے لوگوں کی راہنمائی کی کہ وہ ملیرائٹس کے ہیکل کے قیام کی تاریخ کے "ہیکل" کی صفائی کے کام میں لگ جائیں۔ اس کام کی تمثیل ایک نبوت میں دی گئی تھی، جس نے پیش گوئی کی تھی کہ خداوند یوسیاہ نامی ایک شخص کو برپا کرے گا (جس کا مطلب ہے خدا کی بنیاد)۔

جب یوشیاء نافرمان نبی کی پیشگوئی کی تکمیل میں اٹھایا گیا، تو اس نے اُس پیکل کی مرمت کا کام شروع کیا جو تریبی کا شکار تھی۔ مرمت اور صفائی کے کام کے دوران "موسیٰ کی لعنت" دریافت ہوئی، اور جب اسے یوشیاء کے سامنے پڑھا گیا تو یہ یوشیاء کی اصلاح کا باعث بنی۔ ہم اس پیشگوئی کو "سات وقت" کی از سر نو دریافت، 11 ستمبر 2001 کے بعد، کے حوالے سے زیر بحث لائیں گے۔

ہم اس مطالعے کا آغاز اگلے مضمون میں کریں گے۔

جب تک وہ لوگ جو حق کا اقرار کرتے ہیں شیطان کی خدمت کر رہے ہیں، اُس کا جہنمی سایہ خدا اور آسمان پر اُن کی نظر کو منقطع کر دے گا۔ وہ اُن لوگوں کی مانند ہوں گے جنہوں نے اپنی پہلی محبت کھو دی ہے۔ وہ ابدی حقیقتوں کو دیکھ نہیں سکتے۔ جو کچھ خدا نے ہمارے لیے تیار کیا ہے وہ زکریاء کی کتاب کے ابواب 3 اور 4، اور 12:4-14 میں پیش کیا گیا ہے: 'اور میں نے پھر جواب دیا اور اُس سے کہا، یہ دو زیتون کی شاخیں کیا ہیں جو دو سنہری نالیوں کے ذریعے اپنے اندر سے سنہرا تیل انڈیلتی ہیں؟ اور اُس نے مجھے جواب دیا اور کہا، کیا تو نہیں جانتا کہ یہ کیا ہیں؟ میں نے کہا، نہیں، اے میرے آقا۔ تب اُس نے کہا، یہ دو مسموح ہیں جو ساری زمین کے خداوند کے پاس کھڑے رہتے ہیں!'

خداوند وسائل و اسباب سے لبریز ہے۔ اس کے ہاں کسی سہولت کی کمی نہیں۔ ہماری کم ایمانی، ہماری دنیا پرستی، ہماری کھوکھلی باتیں، اور ہماری گفتگو میں ظاہر ہونے والی بے اعتقادی ہی وہ سبب ہے کہ ہمارے گرد تاریک سائے جمع ہو جاتے ہیں۔ مسیح نہ تو قول میں اور نہ کردار میں اس طور پر آشکار ہوتا ہے کہ وہ بالکل دلآویز اور دس ہزار میں سب سے اعلیٰ ہے۔ جب جان باطل پر اترنے پر راضی ہو جاتی ہے تو روح خداوند اس کے لیے بہت کم کر سکتی ہے۔ ہماری کوتاہ بین نظر سایہ تو دیکھتی ہے مگر اس کے پار کے جلال کو نہیں دیکھ پاتی۔ فرشتے چاروں ہواؤں کو تھامے ہوئے ہیں، جن کی تصویر ایک غضبناک گھوڑے کی طرح پیش کی گئی ہے جو بندھن توڑ کر تمام روئے زمین پر جھپٹنے کوئے تاب ہے، اور اپنے راستے میں تباہی اور موت لیے ہوئے ہے۔

کیا ہم ابدی جہان کے بالکل دہانے پر سو جائیں؟ کیا ہم سست، سرد اور مردہ ہو جائیں؟ اے کاش کہ ہماری کلیسیاؤں میں خدا کی روح اور اس کی سانس اس کی قوم میں پھونکی جائے تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اور زندہ ہو جائیں۔ ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ راستہ تنگ ہے، اور دروازہ بھی تنگ ہے۔ لیکن جب ہم تنگ دروازے سے گزرتے ہیں، تو اس کی وسعت کی کوئی حد نہیں۔
مخطوطات کی اشاعتیں، جلد 20، 216، 217۔